یہ غم مدھم نہ ہونے دو!

....

احفاظ الرحمٰن

....

یہ کس کا غم ہے
جس کی آنچ میں
ہر دل سُلگتا ہے
یہ کیسا غم ہے
جس کا عکس ہر ذرّے کے سینے میں سِسکتا ہے
زمیں کی گود میں سمٹا ہوا
چھپ چھپ کے روتا ہے، بلکتا ہے
فلک بھی جس کی فریادوں کو سُن کر
تھرتھراتا ہے
ہوا بھی سوگ میں ڈوبی ہوئی تھم تھم کے چلتی ہے
شَجَر بھی سر جُھکائے
سانس گُھٹنے کے مناظر پیش کرتے ہیں

یہ اپنا غم ہے
محکوموں کا، مجبوروں کا ماتم ہے
دل افگاروں کا ماتم ہے
گریباں چاک دیوانوں کا، ناداروں کا ماتم ہے
گریباں چاک رہنے دو
یہ غم مدّھم نہ ہونے دو
یہ اپنا غم ہے، اس غم کا عَلَم اب خَم نہ ہونے دو
اسی غم کے شراروں سے کھنڈر یہ گلستاں ہوگا
جو مجبوروں کو، محکوموں کو، دل افگار رُوحوں کو
نئی منزل کی دل کش چاہ میں بیدار رکھے گا
یہ ہر آمر کے نام ایک موت کا پیغام لکّھے گا
اسے قوّت میں ڈھلنے دو
یہ اپنا غم ہے، اس غم کو کبھی مدھم نہ ہونے دو